مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
23 اکتوبر، 2026ء (بمطابق: 11 جمادی الاوّل، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان:106 و107)

سیاہ چہروں والے لوگ

(روزِ قیامت نافرمانوں کی رسوائی اور فرمانبرداروں کی کامیابی کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- چہروں کی چمک یا سیاہی کے اسباب — صفحہ:10
- گستاخِ صحابہ خنزیر کی شکل میں — صفحہ:11
- نیکی چہرہ چمکاتی ہے — صفحہ:22
- وُضو کے سبب اعضا چمکیں گے — صفحہ:23

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اربعین عطّار، قسط:2، صفحہ:38، حدیثِ پاک نمبر38 ہے:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّةِ اَكْثَرُكُمْ صَلَاةً عَلَیَّ

ترجمہ: جنّت میں سب سے زیادہ حُوریں اُس شخص کو ملیں گی جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہو گا۔[1]

عاصیو جُرم کی دوا ہے درود | کیا دوا عینِ کیمیا ہے درود
حشر کی تیرگی سیاہی میں | نور ہے، شمع پُرضیا ہے درود
چھوڑیو مَت درود کو کافیؔ | راہِ جنّت کا رہنما ہے درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ قف
اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا

---

1 ...افضل الصلوات للنبہانی، صفحہ:25۔
2 ...کافی کی نعت، صفحہ:39۔

الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

(پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰن:106و107)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے تھے ؟ تو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو۔ اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! قیامت ایک اَٹل حقیقت ہے، یہ حِساب کا دِن آنا ہے اور آکر ہی رہنا ہے۔ آپ دیکھیے! مُسْتَقْبِل کی جو بات ہوتی ہے، اس میں کہیں کچھ شک کی گنجائش ہوتی ہے مگر ماضِی میں شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔ مثلاً؛ میں کہوں کہ میں کل بروز ہفتہ کام پر جاؤں گا۔ اِس میں شک و شُبہ ہو سکتا ہے ❁. ممکن ہے کوئی ایمرجنسی (Emergency) ہو جائے، میں کام پر نہ جا سکوں ❁. ممکن ہے طبیعت ناساز ہو جائے ❁. ممکن ہے بیرونِ شہر سفر کرنا پڑ جائے، کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ مگر گزری ہوئی کل یعنی بروز جمعرات میں کام پر گیا تھا، اس میں قطعاً کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ کل تو گزر چکی، جو ہونا تھا، سچ میں ہو چکا، اب اس میں شک کہاں سے ہو گا؟

قیامت کے تعلُّق سے قرآنِ کریم نے جو اُسلُوب اپنایا، وہ یہی ماضِی والا ہے، فرمایا:

اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ (پارہ:14، سورۂ نحل:1) | **تَرجَمہ :** اللہ کا حکم آ گیا۔

یعنی قیامت آچکی۔ ایک مقام پر فرمایا:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ (پارہ:16، سورۂ کہف:99) | ترجمہ: اور صُور میں پھونک ماری جائے۔

یعنی صُور پھونکا جاچکا۔

مطلب یہ ہے کہ قیامت اتنی واضح ترین حقیقت ہے، اُس کا قائم ہونا اتنا لازِم ہے، گویا گزرے ہوئے ماضی کی بات ہو، جیسے گزرے ہوئے ماضی میں کسی قسم کا، کوئی شک باقی نہیں رہتا، یُونہی قیامت کے آنے میں بھی ذرّہ برابر شک کی گنجائش نہیں ہے تو قیامت آنی ہے اور آکر ہی رہنی ہے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

روزِ قیامت کیا ہوگا...؟ میں، آپ، ہم سب، ہم سے اگلے، ہم سے پچھلے، سب لوگ کس حال میں ہوں گے، قرآنِ کریم میں اِس کو بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اِس مقام پر قیامت کے اَحوال کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا:

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰن:106) | ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔

اللہُ اکبر...!! آج ایک دُنیا میں لوگ ❁ گورے کالے کا فرق کرتے ہیں ❁ اپنا چہرہ چمکانے کے لیے ❁ خوبصُورت نظر آنے کے لیے مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں ❁ ہزاروں روپے کی کریمیں (Creams) خریدی جاتی ہیں ❁ میک اَپ (Make-up) کروائے جاتے ہیں ❁ جن کا رنگ قدرتی طَور پر گورا نہ ہو، وہ بعض دفعہ اِحساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، حالانکہ اِس پر احساسِ کمتری ہونا نہیں چاہیے، اس دُنیا میں رنگت کوئی

معیار نہیں ہے، کوئی گورا، کسی کالے پر، کوئی کالا، کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں رکھتا، اَصْل چیز کِرْدار ہے مگر پھر بھی لوگ رنگت کو لے کر حُسّاس ہوتے ہیں، احساسِ کمتری کا شکار ہو رہے ہوتے ہیں۔

آپ اندازہ لگائیے! قیامت والے دِن جن کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے، وہ کتنی ذِلّت کا سامنا کر رہے ہوں گے، تب اُن پر کیا گزرے گی...؟

مزید عرض کروں؛ صِرْف رنگت کالی ہو، اتنا تو پھر بھی کسی حَدْ تک قابلِ برداشت ہو سکتا ہے، روزِ قیامت صِرْف رنگ ہی کالا نہیں ہو گا بلکہ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ (پارہ:11، سورۂ یُونُس:27) | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان پر ذلّت چھائی ہو گی۔

یعنی اِن سیاہ چہروں کے اُوپَر ذِلّت بھی چڑھی ہو گی، چہروں پر پھٹکار پڑی ہے، یہ صاف نظر آ رہا ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قیامت کے دِن کی تقسیم ہے:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌۚ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان:106) | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔

یعنی لوگ 2 قسم کے ہو جائیں گے: (1): کچھ کے چہرے چمکدار، روشن روشن ہوں گے (2): کچھ چہروں پر پھٹکار پڑی ہو گی۔[1]

سب کو اپنی پڑی ہو گی

قیامت والے دِن کی اسی تقسیم کو پارہ:30، سورۂ عَبَس میں مزید کھول کر بیان کیا گیا،

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان، زیرِ آیت:106، جلد:03، صفحہ:387، رقم:7602۔

اِرشاد ہوتا ہے:

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ (پارہ:30، سورۂ عَبَس:37)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہو گی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکر دے گی۔

یعنی قیامت کے دِن ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہو گی۔ مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ایک دِن رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً

ترجمہ: قیامت کے دِن لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن اُٹھائے جائیں گے۔

حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کو یہ سُن کر بڑی حیرانی بھی ہوئی اور شَرْم بھی محسوس ہوئی، عرض کیا:

وَاسَوْاٰتَاهُ، يَنْظُرُ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ

ترجمہ: آہ...!! شرم...!! لوگ بالکل ننگے بدن ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟

مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

شُغِلَ النَّاسُ

یعنی کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا، سب کو اپنی اپنی ہی پڑی ہو گی، قیامت کی گھبراہٹ اور دہشت ہی ایسی ہو گی کہ کوئی کسی جانِب تَوَجُّہ ہی نہیں کر پائے گا۔[1]

---

1 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:243، حدیث:833۔

خوشیاں مناتے چہرے

اب اس حالت میں لوگوں کے انداز کیا ہوں گے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ (پارہ:30، سورۂ عَبَس:38و39)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوں گے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسے یہ خوش نصیب ہوں گے...!! پُورا مَنظَر ذرا تصوُّر میں لائیے! ❁.50 ہزار سال جتنا ایک دِن ❁.تانبے کی دہکتی ہوئی زمین ❁.آگ برساتا سُورج ❁.قہر کا سامنا ❁.ایک طرف جنّت ❁.ایک طرف دوزخ ❁.پُل صراط رکھا جا چکا ❁.مِیزان (یعنی اعمال تولنے کا ترازُو) قائِم ہو چکا ❁.اگلے پچھلے سب جمع ہیں ❁.لوگ گھبرا رہے ہیں ❁.ڈر رہے ہیں ❁.پسینے میں ڈُوب رہے ہیں ❁.ماں اِکلوتے کو چھوڑ رہی ہے ❁.باپ بیٹے سے دامن چُھڑا رہا ہے ❁.بھائی بھائی سے جان چُھڑاتا دِکھائی دے رہا ہے، **اس حالت میں یہ کیسے خوش نصیب لوگ ہوں گے** ❁.جو اِس گھبراہٹ کے عالَم میں بھی ہنستے ہوں گے ❁.مسکراتے ہوں گے ❁.ان کے چہرے جگمگا رہے ہوں گے ❁.گویا انہیں نہ کوئی غم ہو گا ❁.نہ پریشانی ہو گی ❁.بالکل مُطْمَئِن ہوں گے ❁.بلکہ اِن پر اِنْعامات کی بارش ایسی ہو رہی ہو گی کہ ایک مقام پر فرمایا:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (پارہ:29، سورۂ قِیامَۃ:22و23)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کچھ چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کو دیکھنے والے ہوں گے۔

اللہ! اللہ...!! کیسی خوش بختی ہے، ساری خَلْقَت غم و پریشانی میں مُبْتَلا ہے، جبکہ یہ خوش نصیب اُس وقت بھی اپنے رَبِّ کریم کے دِیدار کے مزے لُوٹ رہے ہوں گے۔

پھٹکار پڑے چہرے

یہ قیامت کے میدان کا ایک مَنْظَر ہے، اب دوسری طرف رُخ کیجیے! تصوُّر کی آنکھ سے دوسرا مَنْظَر دیکھیے! فرمایا:

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ۙ(۴۰) تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ(۴۱) (پارہ:30، سورۂ عَبَس:40و41)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

آہ...! بدنصیبی...!! کس ذِلّت کا سامنا ہوگا ❁. بھائی موجود ❁. بہنیں موجود ❁. ماں باپ موجود ❁. دوست اَحباب موجود ❁. حاجی صاحِب کہہ کر ہاتھ چومنے والے موجود ❁. دُور سے دیکھ کر اَدَب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانے والے موجُود ❁. دُعاؤں کی فرمائشیں کرنے والے موجود ❁. سب اگلے پچھلے موجود ہوں گے ❁. اور تُو اور آج جن کی غُلامی کا ہم دَم بھرتے ہیں، جن آقا صَلَّی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے جان تک قربان کر دینے کے نعرے لگاتے ہیں وہ مَحْبُوب آقا، وہ شفاعت فرمانے والے آقا، وہ جان سے پیارے آقا، ہم گنہگاروں کا غم کھانے والے آقا صَلَّی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی وہیں موجود ہوں گے۔ اس وقت جب گناہ گاروں کے چہرے پر پھٹکار پڑ رہی ہوگی، ذِلّت برس رہی ہوگی، سیاہی چھا رہی ہوگی تو سوچیے! یہ کس قدر رُسوائی کا معاملہ ہوگا...؟ جنّت ملے گی یا خُدانخواستہ جہنّم، یہ تو مُعاملہ ہی بعد کا ہے۔ یہ ذِلّت و رُسوائی کیسے برداشت ہو سکے گی؟ پہلے تو اس پر غور کرنا ہے۔

جو کچھ کرنا ہے اب کر لو!

پیارے اسلامی بھائیو! میدانِ قیامت کے یہ 2 مَنْظَر نامے ہیں، جو میں نے قرآنی آیات کی روشنی میں آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ اب غور ہم نے کرنا ہے کہ ہم روزِ قیامت کس گروہ

میں رہنا چاہتے ہیں؛ ❁. وہ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے، ذِلّت برس رہی ہو گی، اس جماعت میں شامل ہونا ہے یا ❁. وہ خوش نصیب جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے ہوں گے، اپنے رَبِّ کریم کے دِیدار کے مزے لوٹتے ہوں گے، اس جماعت میں شامل ہونا ہے، یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے، اپنی صَف ہم نے منتخب کرنی ہے اور آج کرنی ہے۔

اگر یہ کہیں کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا، یہ نہیں چلے گا، جب تک سانسیں چل رہی ہیں، اِس اِنتخاب کا اِختیار ہمارے پاس ہے؛ ہم پر ہے؛ ہم چمکدار چہرے والوں جیسے اَعمال کر کے اُن کی صف میں شامل ہو جائیں یا سیاہ چہرے والوں کی صف اِختیار کر لیں، جُونہی سانسیں بند ہو جائیں گی، قبر میں اُتار دِیا جائے گا، پھر دیکھنے دِکھانے کا وقت ختم ہو جائے گا، پھر تو بَس اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتنے کا ٹائم ہو گا۔

یہ گھڑی مَحْشَر کی ہے، تُو عرصۂ مَحْشَر میں ہے | پیش کر غافِل، عَمَل کوئی اگر دفتر میں ہے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس لیے عَمَل کا وقت آج ہے، روزِ قیامت ❁. کن کے چہرے سیاہ ہوں گے اور کن کے چمکدار ❁. کونسے چہرے مسکراتے ہوں گے اور کون ذِلّت و رسوائی کا شکار، یہ سب کچھ ہمیں کھول کر بتا دیا گیا ہے، ہم نے بَس سیاہ چہرے والوں جیسے کاموں سے بچنا ہے اَور وہ اَعمال کرنے ہیں، جو روزِ قیامت چہرے چمکا دیں گے۔ پھر معاملہ اللہ پاک کی رحمت پر ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اُس رَبِّ رحمٰن کی رحمت ضرور شاملِ حال ہو گی اور ہم روزِ قیامت ہنستے، مسکراتے، خوش باش، چمکدار چہروں کے ساتھ اُٹھنے کی سعادت پا سکیں گے۔

---

1 ... کلیات اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 289۔

چہروں کی چمک یا سیاہی کے اسباب

کون سے اَعمال ہیں، جن کے صدقے روزِ قیامت چہرے چمکیں گے، اور کن کاموں کے سبب چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ آیئے! سنتے ہیں:

سنیوں کے چہرے چمکتے ہوں گے

اللہ پاک نے فرمایا:

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان:106)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے

امام اِبْنِ اَبِی حاتِم، علّامہ خطیب بغدادی، علّامہ دَیلمی اور علّامہ ابو نصر سِجْزِی رحمۃُ اللہِ علیہم نے اپنی اپنی کتابوں میں 3 صحابۂ کرام (1): حضرت عبد اللہ بن عبّاس (1): حضرت عبد اللہ بن عمر اور (3): حضرت ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللہُ عنہم سے روایات ذِکْر کیں، ان سب روایت میں یہ بیان ہے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدَعِ

ترجمہ: یعنی قیامت کے دِن اَہْلِ سُنّت کے چہرے چمک رہے ہوں گے جبکہ بدعتیوں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔[1]

پتا چلا: ❁ روزِ قیامت سُنیوں کے یعنی ❁ عاشقانِ رسول کے ❁ عاشقانِ صحابہ کے ❁ عاشقانِ اَہْلِ بیت کے ❁ عاشقانِ اَولیائے کرام کے چہرے چمک دَمک رہے ہوں گے

1 ... تفسیر در منثور، پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان، زیرِ آیت:106، جلد:2، صفحہ:291۔

اور ❁ جو بدعتی ہیں ❁. اللہ و رسول کی گستاخیاں کرتے ہیں ❁. صحابہ و اَہلِ بیت کی شانوں میں ❁. اَولیائے کرام کی شانوں میں گستاخیاں کرتے ہیں، ان کے چہروں پر سیاہی چڑھے گی اور پھٹکار برس رہی ہو گی۔

اہلِ سنّت کا ہے بَیڑا پار اَصحابِ حُضُور | نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی [1]

وضاحت: یعنی اہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم ستاروں کی مانند اور اہلبیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عنہم کشتی کی طرح ہیں اور سمندری سَفَر میں کشتی بھی ہو اور درست راہ پر رہنے کے لیے ستارے بھی ہوں تو کشتی ڈوبتی نہیں بلکہ اپنی منزل پر پہنچ جاتی ہے۔

گستاخِ صحابہ خنزیر کی شکل میں

علّامہ اِبنِ حجر ہیتمی رحمۃُ اللہِ علیہ **اَلزَّواجِر** میں لکھتے ہیں: حَلَب شہر میں ایک شخص رہتا تھا، **اِبنِ منیر** اس کا نام تھا، یہ بدبخت صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کا بہت سخت گستاخ تھا، بِالخصوص حضراتِ شیخین یعنی پہلے اور دوسرے خلیفہ حضرت اَبُو بکر اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہما کو مَعاذَ اللہ! گالیاں تک بَک دیا کرتا تھا۔ جب یہ بدبخت مَر گیا، قبر میں ڈال دیا گیا۔ اس کے چند دِن کے بعد کی بات ہے، چند عاشقانِ رسول نوجوان آپس میں بیٹھے تھے، باتوں باتوں میں بات یہ چل نکلی؛ ایک نے کہا: ہم نے عُلَمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو حضرت ابو بکر و حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عنہما کو گالیاں بکتا ہے، قبر میں اُس کا چہرہ خنزیر جیسا ہو جاتا ہے۔ دُوسرا بولا: ہم سب جانتے ہیں کہ اِبنِ منیر صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کو گالیاں دیتا تھا۔ آؤ! اس کی قبر کھود کر دیکھتے ہیں، کیا واقعی اس کا چہرہ خنزیر جیسا ہو گیا ہے؟

---

1 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 153۔

وضاحت: یہاں عرض کر دُوں؛ یُوں کسی کی بھی قبر کو کھودنے کی شرعًا اِجازت نہیں ہے۔ بہر حال! یہ نوجوان تھے، عِلْمِ دِین بھی زیادہ نہیں جانتے ہوں گے، کسی مفتی صاحب سے اس بارے میں مَشْورہ بھی نہیں لیا۔

اور وہ قبرستان کی طرف چل پڑے۔ اِبْنِ منیر کی قبر پر پہنچ کر انہوں نے قبر کھود ڈالی۔ اللہ! اللہ...!! جُونہی قبر کھلی، یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے کہ گستاخِ صحابہ اِبْنِ منیر کا چہرہ قبلے سے پھرا ہوا تھا اور اس کا چہرہ مسخ ہو کر خنزیر جیسا ہو چکا تھا۔ اِن نوجوانوں نے یہ دیکھ کر عِبْرت کے لیے اس کی سڑی ہوئی لاش کو نکال کر باہَر رکھ دیا، لوگ عبرت کے لیے اسے دیکھتے رہے۔ آخر اُسے دوبارہ مٹی میں دَبا دیا گیا۔[1]

گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا

حضرت اَبُو اِسحاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک میّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے مُنہ سے کپڑا ہٹایا تو کیا دیکھا کہ اُس کی گردن سے ایک سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو گالیاں بکا کرتا تھا۔[2] ایک روایت میں ہے کہ یہ بندہ پہلے کے بزرگوں کو گالیاں بکا کرتا تھا۔[3]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں گستاخانِ صحابہ، بدعتی لوگ...!! آپ اندازہ کیجیے! جب ایسوں کا انجام قبر میں ایسا بھیانک ہوتا ہے تو سوچیے! قیامت کے دِنْ اُنْ کا حال کیسا بھیانک ہو گا۔ اِس لیے اگر روزِ قیامت چمکتا چہرہ پانے کی طلب ہے تو ہمیشہ عقیدۂ حق

---

1 ... الزواجر، کتاب الشھادات، الکبیرۃ الرابعۃ والخامسۃ والستون بعد الار بعمائۃ، جلد:2، صفحہ:430۔
2 ... شرح الصدور، الباب الرابع والثلاثون عذاب القبر، صفحہ:125۔
3 ... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب القبور، جلد:6، صفحہ:83، رقم:129۔

اہلِ سنت پر رہیے! گستاخانِ رسول سے بھی بچیے! گستاخانِ صحابہ و اہلِ بیت اور گستاخانِ اولیا سے بھی دور بھاگتے رہیے!

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اصحاب و اہلِ بیت کا ہے خدائے مصطفٰی، اصحاب و اہلِ بیت کا
آل و اصحابِ نبی سب بادشاہ ہیں بادشاہ میں فقط ادنیٰ گدا اصحاب و اہلِ بیت کا
میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دوجہاں کی نعمتیں میں ہوں منگتا، میں گدا اصحاب و اہلِ بیت کا[1]

––*

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی حضرتِ صدّیق بھی! جنّتی جنّتی

اللہ کرے کہ ہم مرتے دَم تک صحابۂ واَہلِ بیت اور تمام بزرگانِ دِین (اَولیائے کرام، علمائے کرام اور نیک لوگوں) کے بااَدب رہیں۔ کاش! قبر اور جہنّم کے عذابات سے رہائی کا پروانہ مل جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

سُنّت اور بدعت کی اقسام

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیث شریف سُنی، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ

ترجمہ: یعنی قیامت کے دِن اَہلِ سُنّت کے چہرے چمک رہے ہوں گے جبکہ بدعت والوں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔[2]

---

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:35۔
2 ...تفسیر در منثور، پارہ:4، سورۂ آلِ عمرٰان، زیرِ آیت:106، جلد:2، صفحہ:291۔

یہاں یہ یاد رکھیے! سُنّت کی بھی 2 قسمیں ہیں اور بدعت کی بھی 2 قسمیں ہیں:
(1):ایک ہے: عقیدے کی سُنّت۔ اس کے مقابلے میں عقیدے کی بدعت ہے
(2):دوسری ہے: عمل کی سُنّت، اس کے مقابلے میں عَمَل کی بدعت آتی ہے۔[1]
روزِ قیامت چمکتا چہرا نصیب ہو، اس کے لیے ہم نے عقیدے کی سُنّت بھی اپنانی ہے، اور عَمَل کی سُنّت بھی اپنانی ہے، یُونہی عقیدے کی بدعت سے بھی بچنا ہے اور عمل کی بدعت سے بھی بچنا ہے۔

عقیدے کی سنّتیں اور بدعتیں

مثال کے طور پر؛ ❁. یہ ماننا کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام انتہائی اُونچی شانوں والے ہیں، یہ عقیدے کی سُنّت ہے، اِس کے بر خِلاف: مَعاذَ اللہ! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو بڑے بھائی کی طرح سمجھنا عقیدے کی بدعت ہے ❁. یہ ماننا کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام اپنے مزاراتِ عالیہ میں زِندہ و جاوِید ہیں، یہ عقیدے کی سُنّت ہے، اس کے اُلٹ یعنی مَعاذَ اللہ! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مزاراتِ عالیہ میں زِندہ نہ ماننا عقیدے کی بدعت ہے ❁. اللہ پاک انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو عِلمِ غیب عطا فرمایا ہے، یہ عقیدے کی سُنّت ہے، اِس کا اُلٹ ماننا عقیدے کی بدعت ہے ❁. اللہ پاک نے اپنے مَحبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کو علم غیب عطا فرمایا ہے، یہ ماننا عقیدے کی سُنّت ہے، اِس کا اُلٹ ماننا عقیدے کی بدعت ہے ❁. انبیائے کرام اور اَوْلیائے کرام کو اللہ پاک اِختیارات عطا فرماتا ہے، انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو معجزات اور اولیائے کرام کو کرامات عطا کی جاتی ہیں، یہ ماننا عقیدے کی سُنّت اور اِس کا اُلٹ عقیدے کی بدعت ہے ❁. کوئی غیر نبی، کسی نبی علیہ السّلام سے ہر گز اَفْضل نہیں ہو

1 ...الحدیقۃ الندیہ، الباب الاول، الفصل الثانی فی اقسام البدعۃ، جلد:1، صفحہ:299۔

سکتا، یہ ماننا عقیدے کی سُنّت ہے، اِس کا اُلٹ ماننا عقیدے کی بدعت بلکہ کفر ہے ۞. انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو شفاعت کا مَنْصَب عطا کیا جائے گا، ہمارے مَحْبُوب آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم شفاعتِ کبریٰ کے مَنْصَب پر فائز ہوں گے، یہ ماننا عقیدے کی سُنّت ہے، اِس کا اُلٹ ماننا، مَعَاذَ اللہ! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مَجْبُور محض ماننا عقیدے کی بدعت ہے ۞. انبیائے کرام علیہمُ السّلام، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا وسیلہ لینا، اِن کو پُکارنا، اِن سے اِسْتِمداد کرنا (یعنی مدد کے لیے پُکارنا) جائز ہے، یہ ماننا عقیدے کی سُنّت اور اِس کا اُلٹ مثلاً؛ ۞. یارسولَ اللہ! ۞. یا علی! ۞. یا غوث وغیرہ پُکارنے کو شِرک کہنا عقیدے کی بدعت ہے ۞. مسلمانوں کے پہلے اور دوسرے خلیفہ حضرت اَبُو بکر صدّیق اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہم کو تمام صحابۂ کرام علیہم الرّضوان سے افضل ماننا عقیدے کی سُنّت اور کسی صحابی کو اِن سے زیادہ رُتبے والا ماننا عقیدے کی بدعت ہے۔

غرض؛ یہ ساری قسم کی عقیدے کی سنّتیں اَپنانا رَوْزِ قیامت چہرہ چمکنے کا ذریعہ ہے اور کوئی ایک بھی بدعت والا عقیدہ اپنانا روزِ قیامت چہرہ سیاہ پڑ جانے کا سبب ہے۔

بدعتی شفاعت سے محروم

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا:

حَلَّتْ شَفَاعَتِی لِاُمَّتِی اِلَّا صَاحِبَ بِدْعَةٍ

ترجمہ: میری شفاعت میری تمام اُمّت کے لیے حلال ہے مگر صاحِبِ بدعت (جو عقیدے کی بدعت اپناتا ہے، وہ) شفاعت سے محروم رہے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بدعتی ہے، وہ بدنصیب جو عقیدے کی بدعت اَپناتا ہے، عاشقانِ

1 ... الاعتصام لشاطبی، الباب الثانی، فصل اوصاف المحذورۃ... الخ، جلد: 1، صفحہ: 208۔

رسول کے رستے سے ہٹ کر نئے نئے رستے اپناتا ہے ❁. یہ گمراہ ہے ❁. دِین سے نکلا ہوا ہے ❁. یہ بدنصیب شفاعت سے محروم رہے گا ❁. تَوبہ کی توفیق سے محروم رہے گا اور انتہائی محرومی کی بات یہ کہ جب روزِ قیامت اُٹھے گا، اُس کا چہرہ سیاہ ہو گا، اُس پر پھٹکار پڑ رہی ہو گی۔

اہم وضاحت: یہاں ایک بات عرض کر دوں؛ عقیدے کے معاملے میں تو کسی بھی قسم کی بدعت کی گنجائش نہیں، ہاں! عمل کے معاملے میں کچھ اچھی بدعتیں ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی اجازت عطا فرمائی ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهٗ اَجْرُهَا، وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ۔ **ترجمہ:** جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا، تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اُن لوگوں کے اجر کے برابر بھی اجر ملے گا جو اُس کے بعد اس طریقے پر عمل کریں گے، اور اُن کے اجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔[1]

اللہ پاک پر جھوٹ باندھنا

پیارے اسلامی بھائیو! مزید کُن کُن کے چہرے روزِ قیامت سیاہ ہوں گے، سنیے! اللہ پاک نے فرمایا:

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ (پارہ:24، سورۂ زُمَر:60)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔

پتا چلا؛ جو اللہ پاک پر جُھوٹ باندھتے ہیں، اُن کے چہرے روزِ قیامت سیاہ ہوں گے۔

اللہ پاک پر جھوٹ باندھنے کی مثالیں

مثال کے طَور پر ❁. اللہ پاک نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ... الخ، صفحہ:365، حدیث:1017۔

کو آخری نبی بنا کر بھیج دیا اور واضح کر دیا کہ اب قیامت تک کسی پر نئی وَحی نازِل نہیں ہو گی، اب کوئی بدنصیب کہے: مجھ پر وَحی آتی ہے، میں نبی ہوں۔ یہ بدانجام جُھوٹا ہے، اللہ پاک پر جُھوٹ باندھ رہا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:93)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے: میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی۔

یعنی انتہائی ظالِم تَرِین شخص وہ ہے جو کہے: اللہ پاک نے مجھ پر وَحی بھیجی ہے حالانکہ اللہ پاک نے اُس کی طرف وحی نہیں بھیجی۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یہ نبوت کے جُھوٹے دعویدار...!! اِن بدنصیبوں کا جب آخری وقت آتا ہے، رُوح نکلنے لگتی ہے، تب فرشتے اِن کو ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں:

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:93)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے۔

۞ اسی طرح؛ اِمام مہدی رحمۃُ اللہِ علیہ آخری زمانے میں، قیامت کے قریب تشریف لائیں گے، کوئی بدبخت کہتا ہے: میں اِمام مَہدی ہوں، مجھے اللہ پاک نے مہدی بنا کر بھیجا ہے حالانکہ یہ مہدی نہیں ہے۔ یہ بھی اللہ پاک پر جُھوٹ باندھ رہا ہے ۞. اللہ پاک نے صاف فرمادیا:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (پارہ:7، سورۂ اَنعام:103)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

کوئی کہے: مجھے اللہ پاک نے اس دُنیا میں جاگتی آنکھوں سے اپنا دِیدار کروایا ہے،

صاف جھوٹ باندھ رہا ہے اس لیے کہ دنیا میں جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار صرف مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے لیے خاص ہے۔ ۞. کوئی کہے: اللہ پاک نے مجھے نمازیں معاف فرمادی ہیں، میں تو پہنچا ہوا ہو گیا ہوں، اب مجھے نمازوں کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اللہ پاک پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔

یُونہی عوامی سطح پر آجایئے! ۞. ہمارے ہاں لوگ کہہ رہے ہوتے ہیں: اللہ پاک نے قرآن میں یہ فرمایا ہے۔ حالانکہ اَلْحَمْد سے لے کر وَالنَّاس تک پُورے قرآنِ کریم میں اِس کا نشان تک موجود نہیں ہوتا ۞. پوسٹیں چلتی ہیں، سٹیٹس لگتے ہیں، اپنی طرف سے کچھ لکھا ہوتا ہے، آگے بریکٹ میں لکھ دیتے ہیں: **القرآن**۔ یعنی یہ جو لکھا ہے، یہ قرآنِ کریم میں ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں اِس بات کا نشان تک نہیں ہوتا۔ یہ اللہ پاک پر جُھوٹ باندھنے والی بات ہے ۞. یونہی لوگ اپنی طرف سے شرعی مسئلے بیان کر رہے ہوتے ہیں، جھوٹے مسئلے بیان کیے جارہے ہوتے ہیں۔ **شریعت کیا ہے؟** اللہ پاک کے اَحکام کا نام ہے۔ اب اللہ پاک نے کسی بات کا حکم دیا ہی نہیں ہے، یہ صاحِب کہہ رہے ہیں: یہ اللہ پاک کا حکم ہے۔ یہ اللہ پاک پر جُھوٹ ہی تو باندھ رہے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا (پارہ:7، سورۂ اَنْعَام:21)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

مَعْلُوم ہوا: اللہ پاک پر جُھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالِم ہے، جب ہم کسی کو دِینی مسئلہ بتائیں تو اِس کا مطلب یہی تو ہے کہ اللہ و رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) اس بارے میں یہ فرماتے ہیں، اگر وہ مسئلہ غلط ہے تو یہ اللہ پاک پر جُھوٹ ہو جائے گا اور اللہ پاک پر

جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالِم ہے۔ اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک ہمیں مَحْفُوظ فرمائے۔

غلطی کا اِزالہ کر لیا

حضرت اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتدا میں نمازِ عشا پڑھ کر واپس جارہا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے آپ کو پُوری طرح ڈھانپے ہوئے راستے کے کنارے کھڑی ہے، اُس نے مجھے پُکار کر کہا: اے ابوہریرہ! مجھ سے بہت بڑا گُناہ ہو گیا ہے، کیا میرے لیے تَوْبہ ہے؟ میں نے اُس سے گُناہ کی تفصیل پوچھی، اُس نے بتائی تو میں نے کہا: تُو ہلاک ہوئی اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا (اتنا بڑا گُناہ کرنے کے بعد بھی توبہ کی اُمّید رکھتی ہے)، اللہ پاک کی قسم! تیرے لیے کوئی تَوْبہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِس خاتون نے جیسے ہی میری بات سُنی تو اس پر ندامت و شرمندگی کا غلبہ ہوا، وہ بہت زیادہ کانپنے لگی اور کانپتے کانپتے ہی بے ہوش ہو کر گر گئی۔ میں اپنے راستے چلا گیا۔

پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود ہیں، میں نے آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پُوچھے بغیر ہی حکم سُنا دیا، چنانچہ صبح ہوئی تو میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سارا ماجرا عرض کیا، نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میری بات سُنی تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، اے اَبُوہُریرہ! تُو خُود بھی ہلاک ہوا اور اس عورت کو بھی ہلاکت میں ڈالا، کیا تمہیں اللہ پاک کا یہ فرمان یاد نہیں:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: مگر جو توبہ کرے اور

فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝ (پارہ:19، سورۂ فُرقان:70)	ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب آیتِ کریمہ اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا فرمانِ ذیشان سُنا تو آپ کو احساس ہوا کہ میں نے غلط مسئلہ بتا دیا ہے، آپ پر یہ احساس اتنا غالِب آیا کہ آپ مدینۂ مُنوّرہ کی گلیوں میں آواز لگانے لگے: ایک عورت نے رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا، کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ عورت کون ہے؟ آپ سارا دِن اسی طرح صدائیں لگاتے رہے، یہاں تک کہ جب رات ہوئی تو وہ عَوْرت آپ کو کل والی جگہ پر کھڑی ملی، آپ نے اُسے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا فرمان سُنایا اور بتایا کہ بے شک تمہارے لیے تَوْبہ ہے (یعنی اللہ پاک بڑا غفّار ہے، تم تَوْبہ کرو تو اللہ پاک قبول فرمائے گا)۔ یہ سُنتے ہی خاتون خُوش ہوگئی اور مارے خوشی کے اُس نے کہا: میرا ایک باغ ہے، میں اپنے گُناہ کے کفّارے میں وہ باغ راہِ خُدا میں صَدَقہ کرتی ہوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا مبارَک کردار دیکھیے! آپ صحابیِ رسول ہیں، خُود صاحِبِ عِلْم ہیں اور ایسے عالِم کہ خُود نبیوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم سے آپ نے عِلْم سیکھا، آپ سے خَطا ہوئی، غلط مسئلہ بتا دیا۔ جب آپ کو اپنی خطا کا مَعْلُوم ہوا تو دیکھیے! اِزالہ کس زبردست انداز سے کیا، جب تک اس خاتُون تک دُرست مسئلہ پہنچا نہیں دیا، تب تک آپ کو چین نہیں آیا۔

ہمارے ہاں تو بعض نادان **علم کی عَیْن** سے بھی واقف نہیں ہوتے، نہ کتابیں پڑھتے

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب آخر من التوبۃ، صفحہ: 61۔

ہیں، نہ عُلَمائے کرام کی صُحبت میں بیٹھتے ہیں، بَس اپنی جانِب سے گھڑ کر، نہ جانے کیا سے کیا بتاتے اور بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر اُس کے اِزالے کی بھی فِکْر اُنہیں نہیں ہوتی۔ یہ کتنا سخت وبال ہے؟ حدیث شریف سنیے!

بغیر علم مسئلے بتانے کا وبال

رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ

ترجمہ: یعنی جسے بغیر عِلْم کے مسئلہ بتایا گیا (اب اس نے اس غلط مسئلے پر عَمَل کر لیا تو) اس کا گُناہ اُسی پر ہے جس نے غلط مسئلہ بتایا ہے۔[1]

اللّٰہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ گویا گُناہِ جاریہ کی صُورت ہے۔ مثلاً؛ کسی نے بغیر عِلْم کے غلط مسئلہ بتا دیا، سوشل میڈیا پر ڈال دیا، اب جتنے لوگ یہ غلط بات سُن کر اسے شریعت کا حکم سمجھ کر اس پر عَمَل کریں گے، یعنی وہ غلط کر رہے ہیں مگر اس کو ثواب سمجھ رہے ہیں، ان سب کا گُناہ اس غلط مسئلہ بتانے والے کے ذِمَّے آئے گا۔ ذرا سوچئے! ایسا بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ غلط مسئلہ بتانے والا مَر گیا، قبر میں اُتر گیا لیکن اس کے بتائے ہوئے غلط مسئلے پر لوگ اب بھی عَمَل کر رہے ہیں، اللّٰہُ اکبر! اندازہ لگائیے! یہ تو قبر میں ہے، ان غلط مسئلوں پر عَمَل کرنے والوں کا گُناہ اب بھی اس کے اعمال نامے میں جاتا چلا جا رہا ہے۔

اللّٰہُ اکبر...!! اللہ پاک ہمیں ایسے وبال سے محفوظ فرمائے۔ ہمیں اس بات کو واقعی سنجیدہ لینا چاہیے۔ کبھی بھی غلط مسئلہ ہر گز نہ بتائیں، بعض دفعہ داڑھی والا دیکھ کر، عمامے والا

---

1 ... ابو داؤد، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، صفحہ: 580، حدیث: 3657۔

دیکھ لوگ مسئلہ پوچھ لیتے ہیں، حالانکہ ہر داڑھی والا عالِم ہو، یہ ضروری نہیں۔ ایسے موقع پر اس داڑھی والے کی ذِمّہ داری ہے کہ اگر تو کوئی بات واقعی 100٪ یقین کے ساتھ درست ہی معلوم ہو تو بتائے، ورنہ کسی عاشقِ رسول مفتی صاحِب کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دے دے۔ داڑھی والے ہی خاص نہیں ہیں، سب کو یہی انداز اپنانا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

چہرہ چمکانے والی نیکیاں

پیارے اسلامی بھائیو! آخر میں چند ایسے اعمال کے مُتَعَلِّق بھی سُن لیجیے! جن کی برکت سے روزِ قیامت چہرے چمکتے ہوں گے۔

نیکی چہرہ چمکاتی ہے

اللہ پاک نے نیکیاں کرنے والوں کے مُتَعَلِّق فرمایا:

تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، سورۂ مُطَفِّفِیْن:24)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔

پتا چلا؛ نیکی کوئی بھی ہو، روزِ قیامت چہرہ چمکنے کا ذریعہ بنے گی۔

پیشانی پر سجدوں کے نشانات

اسی طرح صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کی شان میں اِرْشاد ہوا:[1]

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ (پارہ:26، سورۂ فَتْح:29)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:29، جلد:8، جز:16، صفحہ:179۔

روایات میں آیا ہے: جو لوگ سجدہ کرتے ہیں، اُن کی پیشانیاں روزِ قیامت چمک رہی ہوں گی۔[1]

وُضو کے سبب اعضا چمکیں گے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ اُمَّتِی یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ

مفہومی ترجمہ: یعنی روزِ قیامت میری اُمّت یُوں بُلائی جائے گی کہ ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وُضو سے چمکتے ہوں گے۔ پس جو اپنی چمک زیادہ کر سکے تو وہ ایسا ضرور کرے۔[2]

یعنی وُضو میں اعضا کو جتنا دھونا فرض ہے، اس سے کچھ زیادہ دھولو[3] مثلاً: ہاتھ کہنیوں تک دھونا ضروری ہے، اسے اُوپر تک دھولو، پاؤں ٹخنوں تک دھونا ضروری ہے، آدھی پنڈلی تک دھولو کہ جہاں جہاں تک وُضو کا پانی لگے گا، اتنا حصّہ روزِ قیامت چمک رہا ہو گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ تینوں کام اپنی زِندگی میں کثرت سے شامِل کر لینے چاہئیں **(1):** کثرت سے نیکیاں کیجیے! جو نیکی کرنے کا موقع مِل جائے، بَس ہاتھ سے جانے نہ دیجیے! **(2):** سجدوں کی کثرت کیجیے! کہ پیشانی روشن ہو گی **(3):** باوُضو رہنے کی عادَت بنائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! چہرے کے ساتھ ساتھ ہاتھ پاؤں بھی چمکیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... تفسیر در منثور، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:29، جلد:7، صفحہ:542۔
2 ... بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر... الخ، صفحہ:110، حدیث:136۔
3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول، جلد:2، صفحہ:17، تحت الحدیث:290۔

ماہِ قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! **ماہِ قافلہ** کے ایّام جاری ہیں۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ملک بھر سے عاشقانِ رسول ❁ 12 ماہ ❁ ایک ماہ ❁ 12 دن ❁ اور 3 دن کے قافلوں میں سفر کر رہے ہیں۔

یاد رکھیے! نیکی کی دعوت دینا اور اس راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیا ہے؛ ❁ انبیائے کرام ❁ صحابۂ کرام ❁ نیک لوگ نیکی کی دعوت دینے کے لیے گھروں سے نکلتے ❁ دور دُور علاقوں میں جاتے ❁ ہجرت کرتے اور ❁ مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے ❁ پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے۔

آپ بھی ماہِ قافلہ کے اندر قافلے میں سَفَر کرنے کی نیّت کر لیجیے! ہو سکے تو ابھی اپنی نیّت درج کروا دیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سنّتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لیے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایپلی کیشن

لانچ کی ہے: Hajj and Umrah (حج وعمرہ) ❁ اِس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج وعمرہ کا مختصر طریقہ اور ❁ حج وعمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ حج وعمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین کے اَہَم زیارت کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامل ہیں، اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ ❁ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (3D Videos) کے ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجیے! اس سے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: نمازِ جنازہ کے لیے جو وُضو کیا، اسی وُضو سے باقی نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وضاحت: یہ ایک عوامی غلط فہمی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں؛ جس وُضو سے نمازِ جنازہ ادا کی ہو اس وُضو سے دُوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے، ایسا نہیں ہے۔ نمازِ جنازہ اَور دوسری نمازوں کے وُضو میں کوئی فرق نہیں ہے، مثلاً؛ نمازِ ظہر کے لیے جو وُضو کیا، اس سے نمازِ جنازہ بھی پڑھ سکتے ہیں، یونہی نمازِ جنازہ کے لیے جو وُضو کیا، اسی سے نمازِ ظہر بھی ادا کی جاسکتی ہے، البتہ نمازِ جنازہ کے لیے بعض صُورتوں میں پانی موجود ہوتے ہوئے بھی تَیَمُّم کرنے کی اجازت ہوتی ہے، یہ تَیَمُّم صِرْف نمازِ جنازہ ہی کے لیے ہے، اس تَیَمُّم سے دوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:3، صفحہ:305و306 خلاصۃً۔

سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزِ قیامت افضل عمل (وظیفہ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے صبح اور شام 100، 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا قیامت کے دن اُس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہو گا مگر وہ جو اِس کی مثل کہے یا اُس سے زیادہ پڑھے۔[1] اللہ پاک عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعا... الخ، باب فضل التھلیل والتسبیح... الخ، صفحہ: 1038، حدیث: 2692۔